خالص
الفتیں
www.novelsclubb.com
always.
ناولز کلب
از قلم عائشہ سُلیمان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خالص الفتین

از قلم

عائشہ سلیمان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

السلام علیکم یہ میرا پہلا ناول ہے اور یہ اس کا تیسرا چیپٹر ہے۔میں اس سے پہلے دو اقساط دے چکی ہوں اگر آپ نے وہ نہیں پڑھیں تو جا کر پڑھ لیں تا کہ آپ کو کہانی کے کرداروں کا اچھے سے اندازہ ہو جائے۔میں امید کرتی ہوں کہ اپ اس کہانی کو لکھنے کا مقصد سمجھیں گے۔اور اسے دوسروں تک پھیلائیں گے۔

شکریہ۔

CHAPTER NO 3

www.novelsclubb.com

صبح سویرے کا وقت تھا۔سورج آب وتاب سے چمک رہا تھا۔مئی کا مہینہ تھا۔اسلام آباد میں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔موسم کبھی گرم ہو جاتا تو کبھی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتیں۔اسی طرح اگر ہم خان ولا کے اندر کے مناظر دیکھیں تو صبح سویرے سناٹا چھایا ہوا تھا۔کچن میں ناشتے

کی تیاری چل رہی تھی۔ جبکہ دانیال خان معمول کے مطابق اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔ زایان اپنے کمرے میں یونیورسٹی کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ جبکہ امل ہاشم خان ابھی تک خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔ سب کچھ معمول کے مطابق ہو رہا تھا کہ اچانک پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔ سبھی یکدم چونک گئے کہ اتنی صبح صبح کون آگیا۔ اچانک گاڑی سے ایک نوجوان نکلتا ہوا نظر آیا۔ حذیفہ دو دن پہلے ہی لاہور گیا تھا تو اس کے آنے کے امکانات تو نہیں تھے اور نہ ہی یہ اس کی گاڑی کا ہارن تھا۔ دانیال خان نے ملازم کو اندر بلایا کہ پوچھا جائے کہ اس وقت کون آیا ہے؟ مگر ملازم کے پیچھے ہی ایک نوجوان لکڑی کے دروازے سے لاؤنج میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔

السلام علیکم! کیسے ہیں انکل؟ نوجوان نے بڑی خوش دلی سے سلام کر کے حال احوال پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام! ارے باسل تم۔۔؟ پاکستان کب آئے؟ انہوں نے خوشگوار حیرت سے پوچھا اور اس سے بغل گیر ہوئے۔

بس کل رات کو ہی پہنچا ہوں میرا تو ارادہ تھا رات کو ہی چکر لگا لوں لیکن پھر میں نے سوچا کافی دیر ہو گئی ہے تو مناسب نہیں لگتا۔۔ باسل نے انہیں احترام سے جواب دیا۔

اتنے میں رافعہ بیگم کچن سے نکلتی ہوئی نظر آئیں اور ان کا ردعمل بھی دانیال خان سے کم نہ تھا۔

باسل کی جوں ہی ان پر نظر پڑی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ان کی طرف بڑھا۔

اسلام علیکم خالہ کیسی ہیں؟ وہ محبت سے کہتا ان کے گلے ملا۔

ارے میری جان تم کب آئے پاکستان آپا نے بھی مجھے نہیں بتایا؟ وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہہ رہی تھیں۔

ممی کو بھی نہیں پتا تھا میں نے سوچا آپ سب کو سرپرائز دیا جائے۔۔وہ صوفے پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے بتا رہا تھا۔

بہت اچھا کیا بس اب جلدی سے اپنی پڑھائی مکمل کرو اور ادھر ہی آجاؤ۔آپا بھی اکیلی ہوتی ہیں صنم بھی آتی رہتی ہے۔۔مگر شادی شدہ بیٹیاں اس طرح خیال تھوڑی رکھ سکتی ہیں جس طرح بیٹے رکھ سکتے ہیں۔۔وہ اسے سمجھا رہی تھی کہ وہ مستقل طور پر پاکستان آجائے۔صنم اور باسل دونوں ان کی بہن شمیم کے بچے تھے۔باسل چونکہ اپنی پڑھائی کے سلسلے میں اٹلی گیا ہوا تھا اور اس کی بڑی بہن صنم شادی شدہ تھی ان کے والد ذوالفقار صاحب کا انتقال پانچ سال قبل ہی ہو گیا تھا رافعہ بیگم نے تو کئی بار انہیں منانا چاہا کہ وہ ہمارے ساتھ رہیں مگر وہ اس پر راضی نہ تھیں۔اور ملازموں پر کتنا بھروسہ کیا جا سکتا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی خالہ بس یہ آخری سال ہے پھر انشاءاللہ میں پاکستان ہی رہوں گا۔۔اس نے ان کی پوری بات سننے کے جواب میں تحمل سے کہا۔

ابھی کوئی اور بات ہوتی کہ اچانک زایان سیڑھیوں سے نیچے آتا ہوا دکھائی دیا۔۔اس کی ابھی تک باسل پر نظر نہیں پڑی تھی مگر باسل کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔وہ اٹھ کھڑا ہوا زایان اور باسل ہم عمر تھے تو ان کی دوستی بھی کافی گہری تھی۔وہ اپنے دھیان میں موبائل پکڑے ہوئے نیچے آرہا تھا کہ ایک دم سے اس کی نظر باسل پر پڑی اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔تم؟تم کب آئے؟وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے سوال کررہا تھا۔

باسل اس کی حیرانی پر مسکرادیا اور جواباً کہا کل رات کو ہی آیا ہوں۔۔اس نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں باتوں کا سلسلہ جاری رہا پھر سب ناشتے کے لیے بیٹھنے لگے تو دانیال خان نے امل کا پوچھا تو رافعہ بیگم نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کردیا کہ آج اس کی یونیورسٹی کے فنکشن کی وجہ سے کوئی چھٹی ہے جس کی وجہ سے وہ لیٹ اٹھے گی آپ ناشتہ شروع کریں۔

انہوں نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

کچھ ہی دیر میں دانیال خان اور زایان اپنے اپنے کاموں کے لیے روانہ ہو گئے۔اب باسل رافعہ بیگم کے ساتھ ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھا۔

خالہ یہ آپ کی بیٹی کب اٹھے گی مجھے آئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے ہیں اور اگر میں ملے بغیر چلا گیا تو اس کا بھی ایک الگ محاذ کھڑا کر دے گی۔۔اس کی دہائی پر وہ بے اختیار مسکرائیں۔

تم ایک کام کرو تم اسے جگاؤ میں تب تک اس کا ناشتہ تیار کرتی ہوں۔۔وہ اسے کہتی خود کچن کی طرف روانہ ہو گئیں۔

باسل بیچارہ شرمندہ سا ہو گیا مگر پھر اٹھ کر امل کی کمرے کی طرف چلا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

اگر شہر لاہور کی طرف بڑھیں تو ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف نظر آتا ہے۔سڑکوں پر چہل پہل تھی،سورج پورے آب وتاب سے چمک رہا تھا۔گرمی کی آمد آمد تھی۔اسی طرح اگر ہم حذیفہ کے آفس میں جائیں تو وہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ حذیفہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا خلاف معمول آج کام تھوڑا زیادہ تھا تو وہ ڈٹ کر پوری دلجمعی سے کام کر رہا تھا۔ریحام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اس کے درمیان دو دن پہلے ہونے والی گفتگو کے بعد اب تک خاموشی تھی۔دونوں کی طرف سے کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہو رہا تھا مگر کیا واقعی؟ان دونوں کی اس دن کے بعد کوئی ملاقات یا بات چیت نہیں ہوئی تھی۔

ابھی حذیفہ لیپ ٹاپ پر کام کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس کا فون بجا۔

اس نے فون کی سکرین پر ابھرتے نام کو پڑھا اور کان سے لگالیا۔

ہیلو السلام علیکم بھائی! کیسے ہیں آپ؟آپ کو کچھ پتہ ہے یہاں کیا ہو رہا ہے؟زایان اپنی عادت کے مطابق فون اٹھاتے ساتھ ہی شروع ہو چکا تھا۔

وعلیکم السلام۔۔صبر کیا کرو اگلے کو جواب دینے دیا کرو پھر بات کیا کرو۔۔حذیفہ زایان کو اس بات پر کئی دفعہ ٹوک چکا تھا مجال ہے جو یہ لڑکا سن لے۔

اب بتاؤ کیا ہو رہا ہے وہاں جو مجھے نہیں معلوم؟وہ اسے سمجھانے کے بعد آخر میں سوال کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ کو پتہ ہے کل رات باسل پاکستان آیا تھا آج صبح ہی صبح ہم سب سے ملنے آیا تھا۔۔اب وہ محلے کی عورتوں کی طرح خبریں پہنچا رہا تھا۔اس کے پیٹ میں بات نہیں ٹکتی تھی جب تک وہ حذیفہ کو بتا نہ لے۔

اچھا مجھے تو نہیں پتا۔۔؟حذیفہ نے حیرت سے نکلتے ہوئے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا

اوہو اس نے سرپرائز دیا ہے سب کو ہمیں بھی نہیں پتا تھا۔۔زایان اسے ایک ایک چیز کے بارے میں جب تک نہیں بتائے گا اس کی روح کو چین نہیں آئے گا۔

اچھا چلو ویسے تو میں بہت بزی ہوں اس ویک لیکن پھر بھی دیکھتا ہوں چکر لگاؤں۔۔حذیفہ نے عام سے انداز میں اسے تفصیلاً آگاہ کیا۔

بھائی وہ آپ سب مجھ پہ چھوڑ دیں رات کو تفصیل سے بات کریں گے پھر میں آپ کو اس کا حل بتاؤں گا۔۔۔پتہ نہیں کیا چل رہا تھا زایان کے دماغ میں جو ابھی اسے تفصیلاً بات کر کے حل بتانا تھا۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ میں کام کر رہا ہوں۔۔حذیفہ نے بات کے اختتام میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوکے اللہ حافظ۔۔زایان نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی۔

باسل امل اس کے کمرے میں داخل ہوا تو میڈم ابھی تک مزے سے نیند پوری کر رہی تھیں۔یہ ایک کشادہ اور ہوادار کمرہ تھا جس کے دائیں سائیڈ پر جھولا جبکہ بائے سائیڈ پر بالکنی اور بالکنی کے ساتھ ہی باتھ روم اور ڈریسنگ ٹیبل کا دروازہ تھا فرش پر کالین بچھا ہوا تھا اور کمرے کے وسط میں بیڈ تھا جس پر امل میڈم دنیا سے بے خبر سو رہی تھیں۔

باسل کی نظر اس پر پڑی تو بے اختیار مسکرایا وہ نائٹ سوٹ میں چادر پیٹ تک ڈھانپے تکیے کو ایک بازو میں رکھے اوندھے منہ سو رہی تھی۔وہ گول مٹول چہرے اور مناسب قد والی لڑکی اسے بے تحاشا خوبصورت لگتی تھی۔ابھی وہ اسے دیکھنے میں ہی مصروف تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں میں شرارت ابھری۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا اور امل کے قریب پہنچتے ہی اس کی ناک کو اپنی انگلی میں بھر کے ہولے سے دبایا۔امل جو کچی نیند میں تھی ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کون ہے ماما کون ہے؟ وہ منہ سے چیخ نما بے ربط جملے بولتی باسل کو قہقہا لگا کر ہنسنے پر مجبور کر گئی۔

امل کی نظر باسل کے ہنستے ہوئے چہرے پر پڑی تو پہلے تو وہ غائب دماغی سے اسے دیکھتی رہی پھر ایک دم چیخ پڑی "تم!" باسل تم کب آئے۔وہ حیرانی سے اس سے سوال کر رہی تھی مگر پھر اچانک اس کی کچھ دیر پہلے کی گئی حرکت یاد آئی تو اس پر چڑھ دوڑی۔

اور تم نے میرا ناک کیوں دبایا میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔وہ کہتے ساتھ اس پر جھپٹی۔

ارے ارے لڑکی شرم کرو شوہر ہوں تمہارا۔وہ اپنا بچاؤ کرتے ہوئے ڈرامیٹک انداز میں کہہ رہا تھا۔

ہنہ۔۔آئے بڑے شوہر۔۔امل نے ہنکار بھرا اور بیڈ سے نیچے اتری۔

اچھا چلو سوری نہ میں دو گھنٹوں سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں تم اٹھ کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔وہ التجائیہ انداز میں کہتا اسے بازو سے پکڑ کر گلے لگا گیا۔

آئے بڑے سوری کرنے والے کب آئے ہو اور مجھے بتایا کیوں نہیں؟ وہ بظاہر نارمل انداز میں پوچھ رہی تھی مگر آنکھوں میں خونخوار تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سچ میں یار کل رات کو ہی آیا ہوں اور صبح صبح تم سے ملنے آگیا۔۔وہ ڈرنے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

امل اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے ہنس پڑی اور پھر گویا ہوئی "تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔"

اسے ہنستے دیکھ کر باسل بھی مطمئن ہو گیا اور اب وہ دونوں ہستے مسکراتے اپنی ہی باتوں میں مگن ہو چکے تھے۔

باسل امل کی خالہ کا بیٹا تھا تو اس وجہ سے ان کی بچپن سے ہی کافی دوستی تھی وہ امل سے صرف تین سال ہی بڑا تھا ان کی آپس میں لگتی بہت تھی اور ایک دوسرے کے بغیر گزارا بھی نہیں تھا۔اور یہ دوستی کب محبت میں تبدیل ہوئی انہیں اندازہ ہی نہیں ہوا دو سال قبل باسل نے اپنی یہ خواہش اپنی والدہ شمیم کے ساتھ شیئر کی تو وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھیں فوراً ہی رشتہ لے کر پہنچ گئیں اور پھر اسی طرح امل کی رضامندی جاننے کے بعد ان دونوں کو ایک بندھن میں باندھ دیا گیا۔رخصتی امل اور باسل کی پڑھائی مکمل ہونے پر ہونا قرار پائی تھی۔

دوپہر کے دو بجے کا وقت تھا اسلام آباد کے ایک مشہور و معروف علاقے میں داخل ہوں تو یہاں بڑے بڑے خوبصورت گھر نمایا ہے جس میں سے ایک نفیس اور عالی شان گھر میں وہ وجود اپنے کمرے میں بیٹھا ایک تصویر پر نم انکھوں سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔ کئی پچھتاوے تھے کئی تکالیف تھی ذہن میں ابھرتے اپنے کیے گناہ جن سے وہ وجود نظر چرا گیا۔ مگر پچھتاوے کیا ہی کر سکتے ہیں یہ بڑے جان لیوا ہوتے ہیں یہ صرف ان کے حصے میں آتے ہیں جنہیں اللہ پر یقین نہ ہو۔ ابھی وہ بیٹھا نم آنکھوں سے اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے نمبر پر ایک کال آتی دکھائی تھی اس نے گہرا سانس بھرا اور فون کان سے لگایا۔

کیا ہوا۔۔اس وجود نے فون کان سے لگاتے ساتھ ہی سوال کیا۔

کچھ خاص نہیں بس یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ ابھی تک کوئی سوراخ ہاتھ نہیں لگا۔۔ فون کے پار اس وجود نے اطلاع کی۔

اس اطلاع کو سننے کے بعد تصویر ہاتھ میں لیے بیٹھے وجود نے کچھ بھی کہے بغیر فون بند کر دیا اور آنکھیں موند کر گہری سانس بھری اور کئی پچھتاوے اسے اپنی زد میں لے گئے۔

کیا فائدہ ہے اس سے پچھتاووں کا جب انسان اپنے گناہوں سے باز نہ آئے پھر سے وہی گناہ دہرائے۔ غلطی وہ ہوتی ہے جو انسان ایک دفعہ کرتا ہے جو بار بار کیا جائے وہ گناہ کہلاتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہر لاہور میں ابھی سورج غروب ہونے میں ایک ادھ گھنٹہ باقی تھا۔وقت پوری تیز رفتاری سے گزر رہا تھا۔اس وقت شہریار مرزا کے آفس میں داخل ہو تو ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف اور مگن نظر آتا تھا۔یہ ایک خوبصورت اور جدید طرز کا بنایا ہوا شاندار قسم کا آفس تھا جس میں ہر قسم کی لگزری پائی جاتی تھی۔اسی طرح اگر ہم اسامہ کی طرف بڑھیں تو اس وقت وہ کام میں مگن دکھائی دیتا تھا کہ ایک دم سے ایک لڑکی اسے شہریار مرزا کے آفس کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

جی آپ کون ؟اور یہاں کیا کر رہی ہیں؟اسامہ نے سوالیہ نظروں سے اس لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سوال کیا۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ میں آپ کو اپنا تعارف کرواتی رہوں یہاں کسی سے بھی پوچھ لیں۔۔وہ سرد تاثر سے کہتی آفس کے اندر داخل ہو چکی تھی اور وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ اس قدر متاثر کن شخصیت کی مالک تھی کے وہ اس کے آگے نہ کوئی جملہ کہہ پایا اور نہ ہی اسے روک پایا۔کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی شخصیت بہت پر اثر ہوتی ہے اسامہ نے سنا تھا مگر آج دیکھ بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیا۔وہ ابھی یہ سوچنے میں ہی مصروف تھا کہ اچانک ایک ورکر اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا جو پہلے دور کھڑا اس کی حرکات دیکھ رہا تھا۔

یہ کون تھی؟اس نے آفس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ورکر سے پوچھا۔

مرزا صاحب کی صاحبزادی ہیں۔۔ورکر نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں جواب دیا۔

تم ابھی نئے ہو اس لیے شاید تمہیں معلوم نہیں ہے یہ مرزا صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں جو کہ وکیل ہیں "ریحام مرزا"۔۔ورکر نے اسے تفصیلاً آگاہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔

اسامہ بھی اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا مگر وہ ابھی تک ریحام کی شخصیت کے اثر میں تھا۔کچھ لوگ بڑی پر اثر شخصیت کے حامل ہوتے ہیں۔

ریحام آفس میں داخل ہوئی تو شہریار مرزا سامنے ہی کرسی پر بیٹھے ادھر سے ادھر جھول رہے تھے۔آفس میں داخل ہوں تو آفس کے وسط میں آفس ٹیبل ہیڈ چیئر اور کلائنٹ چیئر موجود

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں دائیں طرف ایک اور کمرہ کھلتا تھا آفس کے بائیں طرف باتھ روم کا دروازہ تھا جبکہ دوسری طرف گلاس ونڈو لگی ہوئی تھی جس کے اوپر پردے برابر تھے۔

جی مرزا صاحب آپ نے مجھے کس لیے بلوایا ہے۔۔ریحام نے اندر داخل ہوتے ساتھ گہری سنجیدگی اور آنکھوں میں سرد تاثر لیے سوال کیا۔

وہ انہیں باپ کہہ کر نہیں پکارتی تھی۔۔کیوں نہیں پکارتی تھی اس کی کئی وجوہات تھیں۔۔

بیٹھو میں بتاتا ہوں۔۔شہریار مرزا نے نارمل انداز میں اس کی بات کو نظرانداز کرکے اپنی بات کہی۔

چند لمحے اس نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔انہوں نے بات کرنے کے لیے تمہید باندھی۔

کہیں میں سن رہی ہوں آپ کی ضروری بات۔۔اس نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گہری سنجیدگی اور ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ تم درانی کے خلاف کیس نہ لڑو۔۔انہوں نے سہولت سے اپنی بات کا آغاز کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چند لمحے ان کے چہرے کو دیکھتی رہی اور اپنے چہرے پر کوئی بھی تاثر لانے سے خود کو باز رکھتی رہی اور پھر طنزیا گویا ہوئی اور آپ کو اس وقت کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی بات مان لوں گی۔

ابھی مرزا صاحب اس کو کوئی جواب دیتے کہ ساتھ ہی دروازے پر دستک ہوئی انہوں نے دستک دینے والے کو اجازت دی۔

اندر داخل ہونے والا اسامہ تھا۔

ریحام اس کے اندر آنے پر اپنا فون نکال کر اس میں مگن ہو گئی۔اسامہ نے ایک فائل مرزا صاحب کی طرف بڑھائے اور سائن کے لیے کہا۔جب تک مرزا صاحب سائن کر رہے تھے اسامہ نے ایک نظر فون میں مگن بیٹھی ریحام کا جائزہ لیا۔وہ اس وقت گرے پینٹ کوٹ کے ساتھ کالی سلک کی شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھی گہرے بھورے بالوں کے کرلز کیے پیروں میں معمول کے مطابق کالی ہیل پہنے مناسب میک اپ کیے چہرے کے تیکھے نقوش اور مغرور شخصیت سے اسے کوئی ماڈل ہی لگی۔شاید اس کا باڈی لک اور قد ہی ایسا تھا کہ وہ کوئی ماڈل لگتی تھی۔

شہر یار مرزا کے پکارنے پر اس نے ریحام سے نظر ہٹائی اور ان سے فائل پکڑتا کمرے سے نکل گیا مگر جاتے جاتے اس کے کانوں میں ریحام کہ یہ الفاظ پڑھے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ریحام اپنے فیصلے خود کرتی ہے اس کا اختیار وہ کسی کو نہیں دیتی"۔

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آفس سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے مرزا صاحب نے انہیں ایسی ہی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں نافرمان۔

صبح سویرے کا وقت تھا سورج اپنا دیدار کروا رہا تھا۔آج جمعرات کا دن تھا۔معمول کے مطابق سب لوگ اپنے اپنے کاموں کے لیے رواں دواں تھے۔اسی طرح اگر شہر اسلام آباد میں نظر ڈالیں تو یہاں کی یونیورسٹی میں معمول کے مطابق قدرے کم چہل پہل تھی کیونکہ امتحان نزدیک تھے اور زیادہ تر سٹوڈنٹس گھر رہ کر ہی پڑھائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور جو آتے تھے وہ صرف ٹائم پاس کرنے یا اپنی مستی میں مگن رہنے کے لیے ہی آتے تھے۔اسی طرح اگر ہم گراؤنڈ میں ایک بینچ پر نظر ڈالیں تو زینیا بیزار سی بیٹھی تھی۔

کاش سر کو ہم پر کچھ ترس آتا۔۔وہ قدرے بیزار لہجے میں منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب سٹوڈنٹس چھٹی کر کے اپنی تیاری میں مگن تھے ایک ان کے سر نے ہی سب کو یونیورسٹی بلا لیا تھا۔اس کا موڈ سخت اوف تھا۔

ابھی وہ بیٹھے برے برے منہ ہی بنا رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر یونیورسٹی کے داخلی دروازے کی طرف اٹھیں جہاں سے زایان داخل ہو رہا تھا۔اسے دیکھ کر زینیا نے ایسا منہ بنایا جیسے کڑوا بادام کھا لیا ہو۔

اسے یاد تھا جس لڑکی نے اس کے ساتھ چند دن پہلے جھگڑا کیا تھا۔یہ اکثر اسی کے ساتھ پایا جاتا تھا اتنی بد تمیز لڑکی کے ساتھ پایا جانے والا لڑکا بھی یقیناً بہت بد تمیز ہو گا اسے یقین تھا۔ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک زایان نے خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے اپنی نظریں اٹھائیں تو اس لڑکی کو خود کو دیکھتا پایا جس سے ثنا کی اس دن اچھا خاصہ جھگڑا ہوا تھا۔زینیا نے اسے خود کی طرف پا تا دیکھ کر اپنے نظروں کا ارتقا بدل لیا اور خود کو سرزش کی کہ آخر کیا ضرورت تھی ایسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی۔

زایان نے اس کو دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر کینٹین کی طرف بڑھ گیا۔

زینیا تو اس سے آتے ساتھ کینٹین کی طرف جاتے دیکھ کر ہی سمجھ گئی ضرور یہ کوئی بہت بڑا پیٹو ہے جو آتے ساتھ ہی کینٹین میں گھس گیا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ جو آنکھیں موندے کرسی پر بیٹھا جھول رہا تھا خاصا ڈسٹرب ہوا اور دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی۔یہ ایک کھنڈر نما فیکٹری تھی جس کے کمرے میں وہ بیٹھا حرام مشروب کو اپنے حلق میں انڈیل رہا تھا جگہ جگہ باڈی گارڈز اور گنڈے موجود تھے۔

تم یہاں بیٹھے اپنے نشے میں لگے ہوئے ہو اور وہاں وہ وکیل ہمارے خلاف ثبوت اکٹھے کرتی جارہی ہے۔۔اندر انے والا شخص کوفت سے اسے دیکھتے پھنکارا۔

اندر داخل ہونے والا کوئی لگ بھگ تیس سے پینتیس سالہ مرد تھا اور وہ جس شخص سے مخاطب تھا وہ لگ بھگ چالیس سے پینتالیس کی عمر کا شخص تھا۔

تم پریشان کیوں ہوتے ہو اس کے باپ کو کہہ دیا ہے میں نے سنبھال لے گا وہ سب کچھ۔۔وہ بے فکر انداز میں اسے مطمئن کررہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے باپ کو انکار کر چکی ہے اگر یقین نہ آئے تو بے شک اس کو فون کر کے پتہ کر لو۔۔۔سامنے کھڑا شخص طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے غرایا۔

اس کے اتنے پر یقین لہجے پر اس نے اپنا فون اٹھایا نمبر ملایا فون اٹھانے پر وہ کال اٹھانے والے سے مخاطب ہوا۔

کیا ہوا میرے کام کا مرزا صاحب۔۔؟ وہ پر اسرار لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں نے اس سے بات کی تھی مگر وہ نہیں مانی۔۔انہوں نے تحمل سے جواب دیا

کیا مطلب نہیں مانی تمہیں اسے منانے کا نہیں کہا تھا حکم دینے کا کہا تھا۔۔وہ تنفر سے پھنکارا۔

وہ اپنے فیصلے خود لینا چاہتی ہے میں صرف اسے سمجھا سکتا تھا یہ سرزش کر سکتا تھا آگے میری بات کو ماننا یا نہ ماننا اس کے اختیار میں تھا۔۔مرزا صاحب نے اپنی پیشانی مسلتے جواب دیا۔

ٹھیک ہے پھر اب جو میں کروں گا تم اس کے لیے مجھے روک نہیں سکتے مرزا۔۔کچھ تھا اس کے لہجے میں کہ مرزا صاحب فون کے اس پار چونکے۔

کیا بکواس ہے۔۔یاد رکھنا درانی وہ میری بیٹی ہے میں اس پر ایک نظر بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔مرزا صاحب سرد لہجے میں غرائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے درمیان جتنی بھی تلخیاں تھیں۔ ریحام سے وہ بہت محبت کرتے تھے وہ ان کی بیٹی تھی ان کی عزت ان کا مان وہ ان سے دور بھی ہو گئی تو کیا ہوا تھی تو ان کی ہی اولاد نا وہ ان کی پہلی اولاد تھی سب سے زیادہ لاڈلی اور پہلی اولاد تو ہوتی ہی بہت عزیز ہے پہلی اولاد پہلا احساس وہ بات ہی الگ ہوتی ہے اور پھر پہلی چیز تو ہمیشہ پہلی ہی رہتی ہے چاہے وہ پہلا غم ہو پہلی تکلیف یا پہلی خوشی۔۔۔

یہ تو دیکھیں گے مرزا کہ جیت آخر کس کے ہاتھ میں لکھی ہے۔۔اس کا انداز بہت چیلنجنگ تھا۔

سامنے کھڑا وجود جو کہ تماشائی بنا انہیں دیکھ رہا تھا اب ان کے اس انداز پر انہیں آنکھوں سے داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔

اور تم بھی دیکھنا جیت تو میری بیٹی کے ہی حصے میں آئے گی۔۔۔ان کے لہجے میں ایک مان تھا ایک غرور ایک فخر جو ہر ایک باپ کے لہجے میں ہوتا ہے۔

وہ ڈھٹائی سے قہقہ لگا اٹھا اور ہنستے ہنستے فون کاٹ دیا۔

کیا کہا تھا میں نے۔۔ سامنے کھڑے وجود نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کچھ جتلایا۔

www.novelsclubb.com

پریشان مت ہو سب سنبھال لیں گے ہے تو وہ ایک عورت ہی نا۔۔۔درانی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے گھٹیا پن سے آنکھ دبا کر معنی خیزی سے بات کی۔

تصیح کر و وہ ایک مضبوط عورت ہے اور مضبوط عورتیں کسی کے سامنے نہیں جھکا کرتی۔۔اس نے درانی اس کو بہت کچھ باور کروایا۔

درانی نے نظریں چرائیں۔۔

اوئے کیا کر رہی ہے چڑیل۔۔وہ جو منہ بنا کر بیٹھی بار بار وقت دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ فون استعمال کرتے ہوئے باسل کا انتظار کر رہی تھی زایان کی بات پر تپ اٹھی۔

تم۔۔تم خود ہو گے جن، بھوت، سڑے ہوئے کریلے، بھنڈی کے منہ والے۔۔۔چڑ کر اپنا بدلہ اتارا۔

ہیں۔۔موٹو تیری زبان کو کیا ہو گیا ہے پہلے تو صرف تیری شکل سڑی ہوئی تھی اب تیری زبان بھی سڑ گئی ہے۔۔۔زایان کون سا باز آنے والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

السلام علیکم!

وہ جو کچھ بولنے ہی والی تھی باسل کی آواز سن کر اس کی طرف گھومی اور خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں موجود تھے لاؤنج میں ان تینوں کے علاوہ اس وقت کوئی بھی موجود نہ تھا۔

اب آرہے ہو؟اس کی طرف گھومتے بھنویں اچکا کر سوال کیا۔

یار وہ رستے میں ٹریفک اتنا تھا۔۔اس نے سر کھجا کر وضاحت پیش کرنی چاہی۔

اوئے باسی ڈبل روٹی میں بھی ابھی باہر سے ہی آرہا ہوں کوئی رش وش نہیں تھا میری بہن کو چونا نہ لگا۔۔زایان جو ادھر ہی کھڑا تھا اپنی زبان کو لگام کیسے دیتا۔۔

زایان کی اس گل افشانی پر باسل اسے تیکھی نظروں سے دیکھنے لگا۔

دیکھ دیکھ کیسے تیرے بھائی کو گھور رہا ہے۔۔زایان اسے تنگ کرنے کی خاطر امل کو کسایا۔

وہ جو پہلے ہی اس پر تپی بیٹھی تھی اسے ایک نئی وجہ مل گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھیں نیچے کرو خبردار جو میرے بھائی کو آنکھیں دکھائی آنکھیں نکال لوں گی تمہاری۔۔امل باسل کو گھورتے ہوئے بولی۔

اس کے انداز پر اور اس پر تضاد باسل کی شکل دیکھ کر زایان نے بڑی مشکل سے اپنی امڈ آنے والی ہنسی کو دبایا۔

باسل نے مسکین سی شکل بنا کر اس کی طرف دیکھا۔اچھا نا یار اب ہو گیا لیٹ جلدی کرو تم بہت چلتے ہیں ہم دونوں۔۔وہ زایان کو دیکھتے ہوئے جتلانے والے انداز میں امل سے کہہ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ دونوں کہیں جائیں اور زیان بیچ میں کباب کی ہڈی نہ بنے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔اب اس نے اپنا کسی طرح تو بدلا لینا تھا نا۔۔ایسا نہیں تھا کہ اسے باسل پر یقین نہیں تھا مگر وہ جان بوجھ کر باسل کو تنگ کرنے کے لیے اس طرح کی حرکتیں کرتا تھا۔

مگر وہ ابھی تک کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔باسل کو خود پر ترس آیا اب وہ زایان کے سامنے اس سے معافی مانگتا تو وہ اسے تنگ کرتا رہتا۔

بالآخر زایان کو ہی اس کی مسکین شکل دیکھ کر ترس آیا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چل موٹو اس بار معاف کر دے بیچارے کو۔۔زایان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پچکارا۔

چلو۔۔زایان کا ہاتھ ہٹاتے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

اور میں ؟زایان نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

آجاو تم بھی۔۔وہ اسے کہتی باہر نکلی اور گاڑی میں اگلی سیٹ پر براجمان ہوئی۔

باسل نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو وہ اسے منہ چڑاتا باہر نکل گیا۔

باسل تاسف سے اسے دیکھتا باہر روانہ ہوا اب اس کو لے کر جانے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا۔

---

www.novelsclubb.com

چاچو آپ کے جانے کے بعد آپ کی یہ بیٹی بہت اکیلی ہو گئی ہے۔۔۔وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے دل میں ان سے مخاطب تھی۔

مشی بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی چاچو۔۔۔وہ رات بہت عزیت ناک تھی چاچو۔۔۔کاش آپ آج ہوتے تو میں آج ان حالات میں نہ ہوتی۔۔۔اس کی بند آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔۔اس نے خود کو سرزش کرتے اپنے آنسو صاف کیے اور سرد سانس اندر کھینچا۔

السلام۔۔فریال جو اندر ہی آرہی تھی اسے خاموشی سے آنکھیں موندے بیٹھ کر پریشان ہوئی۔

ریحام اس کی آواز سن کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور مسکرا کر اسے دیکھا مگر اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہ دے سکیں۔

مشال کو یاد کر رہی تھی ؟اس نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

وہ مجھے بھولی ہی کب تھی۔۔اس نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا۔

یار وہ سب کچھ تمہاری وجہ سے نہیں ہوا تم سب چیزوں کو بھول کیوں نہیں جاتی وہ صرف ایک حادثہ تھا اور حادثے تو سب کی زندگیوں میں ہی ہوتے ہیں۔۔فریال نے اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی وہ کبھی بھی اسے اس طرح سے پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی۔

چھوڑو ان باتوں کو۔۔اس نے سر جھٹکتے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنے میں ریحام کا فون بجا ریحام کے ساتھ ساتھ فریال کی نظر بھی موبائل پر پڑی جہاں حذیفہ کا نمبر جگمگا رہا تھا مگر ریحام نے فون سائلنٹ پر ڈال دیا۔

کیا ہوا بات کیوں نہیں کر رہی؟ ناراضگی چل رہی ہے؟ فریال نے تفتیشی انداز میں بھنویں اچکا کر پوچھا۔

نہیں ریحام نے سنجیدگی سے جواب دے کر نظریں چرائیں۔

تو پھر کیا میری وجہ سے فون نہیں اٹھا رہی؟ اب اس نے شوخ انداز میں پوچھا۔

اونو۔۔ ریحام نے نفی میں سر ہلایا۔

تو پھر؟ فریال سنجیدگی سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے جو بالکل سپاٹ تھے۔

تو پھر کیا جب میرا دل چاہے گا میں بات کر لوں گی۔۔ سنجیدگی اب بھی برقرار تھی۔

تو پھر اس سب کا کیا مطلب لوں میں یہ تم دونوں کی پسند کی شادی ہے نا اور پھر ایسا رویہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے تم دونوں کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے زبردستی کسی نے شادی کروادی جتنی مرضی جھوٹی مسکراہٹیں تم سب کے سامنے دکھالو مگر مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی۔۔ اب اسے صحیح معنوں میں غصہ آیا تھا آخر مسئلہ کیا تھا دونوں کے ساتھ؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے یہ شادی صرف باہمی رضامندی کے ساتھ ہوئی ہے یہ کوئی لو میرج نہیں ہے۔۔حذیفہ کا میں کچھ نہیں کہہ سکتی مگر مجھے اس سے کبھی بھی محبت نہیں تھی ہاں وہ ایک اچھا انسان ہے اور مجھے ایک اچھے انسان کے ساتھ ہی شادی کرنی تھی صرف اسی لیے میں اس کے نکاح میں ہوں۔۔وہ سنجیدگی سے اس کی غلط فہمی دور کر گئی۔

یہ ابھی صرف باہمی رضامندی کی شادی تھی تو تم نے اتنی ضد کی ہے انکل سے ؟وہ ابھی تک حیران پریشان اس کا منہ دیکھ رہی تھی۔

حذیفہ جو کسی کام کے سلسلے میں اس کے پاس کوئی کیس لے کر آیا تھا اندر جانے ہی والا تھا کہ اندر سے آنے والی آوازوں کو سنتے رک گیا اور یہ الفاظ اس نے سنتے ہی اپنے حواسوں پر قابو پایا اس کا دل جیسے تھم سا گیا اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنی اتنی پرسنل بات کسی کے سامنے کر دے گی۔اس کا دل واقعی بہت اداس ہوا مگر پھر اس سے اپنے دل کو سمجھایا اور خاموشی سے ہلکا سا دروازہ ناک کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔کچھ لوگ ہوتے ہیں آپ کی زندگی میں جنہیں معاف کرنے کے لیے آپ کا دل ہر وقت تیار رہتا ہے۔۔

ہمارا دل تجھ پہ اس قدر قربان ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ تیری ہر خطا ہنس کے ٹال دیتا ہے

فریال جو کچھ کہنے ہی والی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر مڑ کر دیکھا اس کے ساتھ ریحام نے بھی اپنی نظریں اٹھائیں اور اندر آنے والے کو دیکھا تو وہ دونوں اپنی اپنی جگہ حیران رہ گئیں۔

فریال تیزی سے سلام کرتی ہے باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ ریحام نے بمشکل خود پر قابو پایا۔

تم۔۔ تم خیریت یہاں پر؟ اپنے حواسوں کو قابو کرنے کی کوشش میں وہ ہکلائی۔

ہاں کیس ڈسکس کرنا تھا اپنے دوست کے رشتہ دار کا۔۔ اس نے کہا ہے میں تم سے بات کروں اگر تم اس طرح کا کیس لے سکتی ہو تو وہ تم سے خود آکر ملے گا۔۔ اس نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا البتہ اس کے چہرے کی طرف ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا تھا۔۔ اور یہی بات ریحام کو پریشان کر رہی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ اس سے بہت خوش دلی سے ملتا تھا ایسے اگنورنس کہاں دیکھی تھی اس کی۔۔

تو کیا تم اس کو سیکرٹری ہو؟ اس نے بظاہر سنجیدگی سے اس پر طنز کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پشاور رہتا ہے اسی لیے مجھے کہا کہ میں تم سے بات کروں۔تم کیس لے سکتی ہو تب بھی وہ لاہور آئے گا ورنہ کسی اور وکیل سے بات کرے گا۔۔اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا اور اسے نظر ملائے بغیر کسی غیر مری نقطے پر نظر جمائے جواب دیا۔

اچھا۔۔۔ریحام نے اس سے فائل لے لی اور چند ایک باتوں کے بعد حذیفہ وہاں سے چلا گیا مگر جب تک وہ وہاں رہا اس نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھا اور یہ بات ریحام کو بری طرح کھلی تھی۔

مغرب کا وقت گزر چکا تھا۔رات کا اندھیرا ہر جگہ پھیل رہا تھا۔۔یہاں ریحام اپنی گاڑی لے کر آفس سے گھر کی طرف روانہ کی وہ اپنی گاڑی خود ہی ڈرائیو کرتی تھی اسے گاڑی ڈرائیو کرنے میں بہت مہارت تھی وہ لندن میں اکثر ریسنگ مقابلے میں بھی حصہ لے چکی تھی۔۔وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے سوچوں میں ساتھ ساتھ الجھی ہوئی تھی کہ سوچوں کا ارتقا ایک دم سے آنے والی فون کال نے توڑا اس نے نمبر دیکھا کوئی غیر شناسہ نمبر تھا پہلے وہ کاٹنے لگی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال اٹھالی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی کون؟فون کان سے لگائے وہ سنجیدگی سے مخاطب ہوئی۔

کیسی ہیں مس ریحام؟دوسری جانب وجود مسکراتی آواز میں مخاطب ہوا؟

آواز سنتے ہی وہ پہچان چکی تھی کہ دوسرے جانب کون ہے۔

میں اگر ٹھیک نہیں بھی ہوں گی تو آپ کو نہیں بتاؤں گی مسٹر درانی۔۔اس کا لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔

دوسری جانب عرفان درانی نے اس کی ہمت کو داد دی۔

کیا بات ہے آئی ایم امپریسڈ۔۔آپ کی پرسنلٹی میں کچھ تو ہے ایسا مس مرزا کہ ہر کوئی اپ کا دیوانہ ہے۔۔وہ بغیر لحاظ کیے اپنے منہ سے غلاظت بک رہا تھا۔۔

میرے خیال سے آپ کو ڈوز کی ضرورت ہے۔۔اور یقیناً آپ جانتے ہوں گے میں کس ڈوز کی بات کر رہی ہوں؟وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں سے بہت کچھ باور کروا رہی تھی۔

ارے آپ تو دھمکیاں دینے پر اتر آئی ہیں۔۔وہ گھٹیا پن سے قہقا لگا اٹھا۔

میں دھمکیاں نہیں دیتی عمل کر گزرتی ہوں سو آئندہ بی کیئر فل مسٹر درانی۔۔اس کے لہجے میں ایک آنچ سی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہتے ساتھ اس نے فون کھٹاک سے بند کر دیا اور سرد تاثر سے فون کو دیکھا۔

____

سورج کا اجالا ہر طرف پھیلا تو خوبصورت اور کھلکھلاتی روشنیوں سے بھرپور صبح آنگن میں اتری۔ آج ہفتے کا دن تھا معمول کی طرح سڑکوں پر چہل پہل تھی۔ آج ریحام کو ایک یونیورسٹی فنکشن کے لیے جانا تھا جہاں پر وہ ایک چیف گیسٹ کے طور پہ انوائٹڈ تھی تو بس وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اسی کی تیاری کر رہی تھی آج اسے آفس نہیں جانا تھا۔ کورٹ بھی بند تھا لہذا وہاں بھی کوئی کام نہیں نکلتا تھا اس نے ہفتے کا دن ہی اس کام کے لیے سلیکٹ کیا تھا۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں وارڈروب سے مختلف کپڑے نکال کر انہیں چیک کر رہی تھی کہ اسے کیا پہننا چاہیے پہلے وہ سوچ رہی تھی کہ ایسٹن پہن لے پھر کہہ رہی تھی ویسٹرن پہن لے اس کا دماغ بری طرح سے گھوما ہوا تھا مگر کرنی تو اسے اپنی ہی مرضی تھی۔

لہذا اس نے ایک کالا پینٹ کوٹ اٹھایا اس کے ساتھ کالی ڈریس شرٹ پیروں کے لیے آج مختلف کرنے کے لیے اس نے سکن رنگ کی ہیلز نکالیں۔ اس کے ساتھ ہلکا سا میک اپ اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مناسب سی ہلکی سی چین اور کانوں میں ہلکے سے ہو پس پہنتے وہ تیار تھی خود کو آئینے میں دیکھ کر سراہا۔ایک تو اس کا قد ویسے ہی اتنا اچھا تھا اوپر سے وہ ہیلز پہن لیتی تو مناسب قد کے مردوں سے بھی اونچی لگتی۔۔

اپنا سامان اٹھایا اور نیچے کی طرف بڑھی۔۔

کیا کر رہے ہو یہاں ؟وہ جو اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا انہیں اپنے سر پہ سوار ہوتے دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

باس نے کہا ہے آپ کے ساتھ رہنا ہے آج آپ ان سے ملیں گے۔۔سامنے والا کھسیانہ سا ہو کر جواب دینے لگا۔

معلوم ہے مجھے اب جاؤ یہاں سے مجھے تم لوگوں کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔۔وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں اس کی عقل ٹھکانے لگا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر سر وہ۔۔اس نے تھوک نگلتے کچھ کہنا چاہا مگر سامنے والے کے سر تاثر دیکھ کر خاموشی اختیار کرلی۔

مجھے سکھائیں گے اب یہ۔۔وہ ہنکار بھرتا گاڑی نکال لے گیا۔۔

حذیفہ نے جب سے وہ الفاظ ریحام کے منہ سے سنے تھے وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس کے اور اپنے درمیان کی بات اتنی آسانی سے کسی سے کر سکتی ہے۔۔مگر بات صرف اتنی ہی نہیں تھی وہ پریشان ان کی پچھلی ملاقات کی وجہ سے بھی تھا آج وہ اس سلسلے میں اس سے بات بھی کرنا چاہتا تھا مگر یہ سب سن کر اس کی ہمت ہی نہیں پڑی۔۔وہ چاہتا تھا کہ ان کے درمیان سب کلیئر ہو جائے مگر شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ابھی کچھ آزمائشیں تھیں جو ان کے لیے لکھی تھی۔۔اب وہ اس دن کے بارے میں سوچ رہا تھا جب ان کے درمیان سے کئی رازوں سے پردے اٹھے تھے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ریحام جو کہ فنکشن میں شدید بور ہو رہی تھی وہ ایسی ہی تھی جلد ہی چیزوں سے بتا جاتے تھے اور لوگوں میں بیٹھنا تو اسے ہر گز پسند نہیں تھا۔۔ فنکشن میں کھانا کھلنے والا تھا اس لیے سب لوگ ادھر ادھر باتوں میں مصروف تھے۔ ریحام جو کہ اب اس فنکشن سے اکتا چکی تھی میزبان سے جانے کی اجازت چاہتی تھی وہ انہیں ادھر ادھر ڈھونڈ ہی رہی تھی ایک دم کسی سے ٹکرائی ابھی وہ نظریں اٹھا کر اس نے دیکھا ہی تھا کہ حیران رہ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔۔۔